مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور

کے زیرِ اہتمام

ایک نیا تعلیمی منصوبہ

قرآن کالج

- پس منظر
- تعارف
- نصاب اور نظام تدریس
- قواعد وضوابط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس منظر

مرکزی انجمن خُدّام القرآن لاہور کے اغراض و مقاصد

مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور کا قیام ۱۹۷۲ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس موقع پر اراکینِ انجمن نے صدرِ مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد کے تجویز کردہ درج ذیل اغراض و مقاصد پر اتفاقِ رائے کیا تھا۔

۱۔ عربی زبان کی تعلیم و ترویج۔
۲۔ قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق۔
۳۔ علومِ قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت۔
۴۔ ایسے نوجوانوں کی مناسب تعلیم و تربیت جو تعلیم و تعلّم قرآن کو مقصدِ زندگی بنالیں ___ اور
۵۔ ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآن حکیم کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کرسکے

انجمن کی تعلیمی سرگرمیاں

اَلحَمدُ لِلّٰہ کہ گذشتہ ۱۵ سالوں کے دوران انجمن نے اپنے مقاصد میں اطمینان بخش حد تک پیشقدمی کی ہے۔ انجمن کے صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ملک گیر سطح پر دروسِ قرآن اور تقاریر کے ذریعے عوام میں قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے فہم کی عام ترغیب و تشویق کا فریضہ بھی باحسن وجوہ ادا کیا ہے اور مرکزی انجمن خدّام القرآن نے قرآن کانفرنسوں، محاضراتِ قرآنی کے انعقاد اور ڈاکٹر صاحب کی مطبوعات کی اشاعت کے ذریعے علوم قرآنی کی عمومی نشر و اشاعت کا کام بھی

بھرپور طور پر کیا ہے۔ اسی طرح عربی زبان کی تعلیم و ترویج کے ضمن میں مختلف اوقات میں عربی کلاسوں کا اجراء کیا جاتا رہا ہے جن سے کثیر تعداد میں طالبانِ علم نے استفادہ کیا ہے۔

ان سطور میں انجمن کی ان سرگرمیوں کی تفصیل کا بیان کرنا پیش نظر نہیں ہے بلکہ مقصود صرف اشارہ دینا ہے۔ البتہ انجمن کے ایک اہم تعلیمی منصوبے قرآن اکیڈمی اور اس کی تعلیمی سرگرمیوں کے بارے میں گفتگو قدرے تفصیل سے ہوگی۔

قرآن اکیڈمی

انجمن کے اغراض و مقاصد کی آخری اور اہم شق ایک ایسی قرآن اکیڈمی کے قیام پر مشتمل ہے جو قرآن مجید کے فلسفہ و حکمت کو وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر پیش کر سکے۔ کیونکہ کسی بھی علمی تحریک کی کامیابی کے لئے ایسے ادارے کا وجود ضروری ہے جو اس علمی تحریک کے مقاصد کی آبیاری کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں قرآنی علوم و معارف کو عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے افراد نے ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ علامہ اقبال مرحوم کی بھی شدید خواہش تھی کہ ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جس میں جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ان کی ذہنی سطح کے مطابق قرآن حکیم کے علم و حکمت کا درس دیا جائے۔ اپنے ایک عقیدت مند چودھری نیاز علی مرحوم کے سامنے جب علامہ نے اپنی اس آرزو کا ذکر بار بار کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ اس مقصد کے لیئے وہ نہ صرف یہ کہ کچھ زمین وقف کرنے کو تیار ہیں بلکہ تعمیر کا سارا بار بھی خود برداشت کریں گے۔ چنانچہ یہی اسکیم تھی جس کے پیش نظر مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ میں سرنا ریلوے اسٹیشن سے متصل " دارالسلام " کی تعمیر عمل میں آئی۔ علامہ مرحوم نے ایک خط عالم اسلام کی قدیم و عظیم ترین درسگاہ الازہر کے ریکٹر کو لکھا کہ ہمیں ایک ایسا عالم دین فراہم کیجیئے جو جدید فکر سے آگاہ ہو اور جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو انگریزی زبان میں وقت کی اعلیٰ ترین سطح پر قرآن حکیم کا درس دے سکے۔ لیکن افسوس کہ وہاں سے معذرت موصول ہوگئی کہ ان کے پاس مطلوبہ معیار کا کوئی عالم دین موجود نہیں اور اس طرح اس اسکیم پر عمل کا آغاز نہ ہو پایا

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، صدر مؤسس، مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کو علامہ اقبال مرحوم کے ساتھ جو نسبتِ معنوی حاصل ہے اس کا بیان تحصیل حاصل ہوگا۔ یہاں صرف اس قدر عرض کر دینا مناسب ہے کہ قرآن اکیڈمی کا منصوبہ موصوف نے جون ۱۹۶۷ء میں ماہنامہ میثاق کے ادارتی صفحات میں شائع کیا تھا۔ اور جو ۱۵ سال کی محنت و مشقت اور اللہ کے فضل و کرم سے اب عالمِ واقعہ میں نمودار ہو گیا ہے۔ اس کا نقشۂ کار بعینہٖ وہی ہے جو علامہ اقبال

مرحوم کے پیشِ نظر تھا۔ اور اگر اس کے ذریعے دین کی کوئی بھی چھوٹی بڑی خدمت ہو سکی تو یہ دراصل علامہ مرحوم ہی کا فیضِ معنوی ہو گا۔

بظاہر تو کام بہت بڑا اور مرحلہ سخت مشکل ہے لیکن جس طرح علامہ مرحوم کے ۱۹۳۰ء کے دیکھے ہوئے خواب کی تعبیر ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی شکل میں وجود میں آئی۔ یوں لگتا ہے کہ اس خواہش کی تکمیل کے ظہور کا وقت بھی تقویم الٰہی کی رُو سے قریب آگیا ہو۔ ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازد گدا را

قرآن اکیڈمی کے لئے قطعۂ زمین ایک صاحبِ خیر نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں مرکزی انجمن خدام القرآن کو ہبہ کیا تھا جسے ان کی اجازت سے ڈیڑھ لاکھ روپے میں فروخت کر دیا گیا اور تقریباً ایک لاکھ کے صرف سے ایک دوسرا قطعۂ زمین ماڈل ٹاؤن ہی کے اس حصّہ میں خریدا گیا جو پنجاب یونیورسٹی کے نیو کیمپس سے بہت قریب ہے اور جس پر اب قرآن اکیڈمی کی عمارت تعمیر ہو گئی ہے۔

قرآن اکیڈمی کی تعمیر کے ابتدائی مراحل کے دوران فوری طور پر دو تعلیمی و تربیتی پروگرام شروع کر دیئے گئے تھے۔

ایک "دار المقامہ" میں کالج اور یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم طلبا کو رہائش کی سہولت دے کر صبح اور شام کے اوقات میں روزانہ دو گھنٹے عربی کی تعلیم اور قرآن و حدیث سے ابتدائی مناسبت پیدا کرنے کی سعی۔

دوسرے "معہدِ ثانوی" کے عنوان سے آٹھویں جماعت پاس طلبا کو لے کر دو سال میں میٹرک کی تیاری، عربی اور اسلامیات پر خصوصی زور کے ساتھ۔

لیکن جیسے ہی ضروری تعمیرات کی تکمیل ہو گئی ان عبوری کاموں کا سلسلہ ختم کر کے اکیڈمی کے اصل مقصد کے حصول کے لئے حسبِ ذیل دو اسکیموں کا آغاز کر دیا گیا۔ ایک ۱۹۸۲ء میں قرآن اکیڈمی کی فیلوشپ یا رفاقت سکیم جس میں سات اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان تعلیم و تعلّمِ قرآن کے لئے پوری زندگی کو وقف کرنے کے عزم کے ساتھ شریک ہوئے۔ دوسرے ۱۹۸۴ء سے دو سالہ تدریسی کورس کا آغاز کیا گیا۔ اس کا پہلا گروپ اپنی تعلیم مکمل کر چکا ہے۔ اس وقت (جمادی الاوّل ۱۴۰۶ھ) دوسرا گروپ سال دوئم اور تیسرا گروپ سال اوّل میں زیرِ تعلیم ہے۔ اس کورس میں ترجیحاً ایم اے پاس اور کم از کم بی۔ اے پاس طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ اس

ضمن میں محسوس کیا گیا کہ اچھی خاصی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اس کورس میں شمولیت کے خواہشمند ہیں لیکن اپنی دفتری اور کاروباری مصروفیات کی بنا پر صبح کا وقت فارغ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ایک مختصر کورس کی کلاسیں شام کے اوقات میں منعقد کرنے کا مسئلہ زیرِ غور ہے۔

نیا منصوبہ۔ قرآن کالج

اب تک کے تجربات کی روشنی میں اندازہ ہوا ہے کہ اگر ایف اے ایف۔ ایس سی پاس طلبہ کو تین سال میں ایک جانب بی اے کے امتحان کی مناسب تیاری کرا دی جائے اور دوسری جانب عربی صرف و نحو کی بنیاد کو پختہ کر کے پورے قرآن مجید کا ترجمہ مع مختصر تفسیر، نیز مطالعہ قرآن حکیم کا وہ منتخب نصاب تفصیلی درس کے انداز میں پڑھایا جائے جو انجمن خدّام القرآن کی تحریک کی اساس بنا ہے اور ساتھ ہی حدیث نبویؐ کا مختصر انتخاب پڑھا دیا جائے تو انشاء اللہ تعالے اس سے بہت مفید نتائج برآمد ہوں گے۔ اور تحریک رجوع الی القرآن کے مقاصد نہایت عمدگی اور سرعت کے ساتھ حاصل ہوں گے۔

اللہ کا شکر ہے کہ نیو گارڈن ٹاؤن اسکیم میں قرآن کالج کی تعمیر کے لئے ایک تقریباً ساڑھے پانچ کنال کا پلاٹ حاصل کر لیا گیا ہے۔ یہ پلاٹ اتاترک بلاک میں جامع مسجد اور پارک کے عقب میں واقع ہے۔ اس کا نمبر ے۔ ۱۹۱ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس پر تعمیر کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس میں کالج کے علاوہ ان شاء اللہ تعالیٰ ایک اعلیٰ سہولتوں والا آڈیٹوریم تعمیر کیا جائے گا۔ جس میں نو سو افراد کی نشست کا انتظام ہوگا۔ کالج ہوسٹل کی تعمیر بھی انجمن کے پروگرام میں شامل ہے۔

آج سے دس سال قبل انجمن نے قرآن اکیڈمی کی تعمیر کا آغاز بھی اللہ کے بھروسے اور اپنے خلوص و اخلاص کی بنیاد پر کیا تھا اور انہی دو چیزوں کی اساس پر اس منصوبے کا بھی آغاز کر رہے ہیں:

السَّعْیُ مِنَّا وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہ

قرآن کالج ـــــ اِفتتاحی تقریبِ دُعا

مؤرخہ ۹ مئی ۱۹۸۶ء کو گارڈن ٹاؤن میں قرآن کالج کے پلاٹ پر ایک تقریب دعا منعقد ہوئی لاہور کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی مدظلہ العالی اس پروقار تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ مولانا کے خطاب سے قبل انجمن کے صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے اپنے خطاب میں کالج کے قیام کے مقصد کو وضاحت سے بیان فرمایا۔

ڈاکٹر صاحب کا تعارفی خطاب

ڈاکٹر صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات سے کیا اور فرمایا کہ قرآن کالج کے قیام کا مقصد سورۃ العلق کی پہلی آیت کے حوالے سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے: " اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ " یعنی "پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔" مُراد یہ ہے کہ کُل کا کُل علم اللہ تعالےٰ کی معرفت کے ساتھ وابستہ ہے ـــ اللہ تعالےٰ کی معرفت سے بیگانگی انسانی علم کو گمراہی کے راستہ پر ڈال دیتی ہے۔ مولانا رومؒ نے بڑی خوبصورتی سے اس حقیقت کی جانب رہنمائی کی تھی کہ ؎ " علم را برتن زنی مارے بود !" یعنی ایسی صورت میں یہ علم سانپ بن کر نوعِ انسانی کو ڈستا ہے۔ اِس وقت عالمِ انسانیت کا المیہ یہی ہے کہ انسانی علم بے خُدا ہو چکا ہے۔ انسان کی تمام تر توجہ مظاہرِ کائنات پر مرتکز ہے لیکن اس کے پس پردہ اصل حقیقت یعنی خالق و مالک کائنات کے وجود کا اثبات و اعتراف سرے سے مفقود ہے۔ بلکہ ذاتِ خداوندی کا ذکر بھی انسانی تحقیق و جستجو کے دائرے ہی سے خارج ہو چکا ہے۔ اقبال نے اس المیئے کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ ؎

عشق کی تیغ جگر دار اڑا لی کس نے؟ ‍ ‍ ‍ ‍ علم کے ہاتھ میں خالی ہے نیام اے ساقی

لہٰذا اس وقت اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ علم کو باخدا بنایا جائے۔ اسی میں نوعِ انسانی کی ھدایت اور فلاح مضمر ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے واضح کیا کہ اس دور میں علم کے دو بڑے شعبے ہیں۔ ایک شعبہ طبعی علوم یعنی PHYSICAL SCIENCES کا ہے اور دوسرا عمرانی علوم یعنی

SOCIAL SCIENCES کا ـــــ جہاں تک طبعی علوم کا تعلق ہے، اِن کو اسلام کا بنانے یا بالفاظ دیگر باخدا بنانے کے لئے زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے کہ اسلامی کیمیا میں پانی کا فارمولا بدل نہیں جائے گا۔ بلکہ پانی بدستور ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مجموعہ رہے گا۔ اسی طرح فزکس کے قوانین بھی اپنی جگہ پر رہیں گے۔ فرق صرف یہ ہو گا کہ ایک مسلمان سائنسدان اس بات پر یقین رکھے گا کہ یہ تمام طبعی قوانین (PHYSICAL LAWS) از خود وجود میں نہیں آ گئے بلکہ ایک ایسی ہستی نے ان قوانین کو بنایا ہے جو علیم و خبیر ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ چنانچہ وہ جب چاہے ان میں ردّ و بدل کر سکتی ہے۔ اگرچہ اس ہستی یعنی اللہ کا عام دستور یہی ہے کہ وہ ان قوانین میں تبدیلی یا ردّ و بدل نہیں کرتا لیکن بہر حال اس کی قدرت اسے حاصل ہے۔ اس کی اسی قدرت کا اظہار تھا جب ایک مرتبہ اس کے حکم سے پانی نے اپنی سطح برقرار نہیں رکھی تھی بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دیوار بن کے کھڑا ہو گیا تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہیں جلایا بلکہ گل و گلزار بن گئی۔ لیکن یہ معجزات دراصل انبیاء اور رسولوں کے ساتھ مخصوص تھے۔ اور اب اگرچہ ختم نبوّت کے ساتھ ہی ان معجزات کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا ہے۔ تاہم نظری طور پر یہ ماننا ضروری ہے کہ ان طبعی قوانین کا خالق و مالک ان قوانین کا پابند نہیں ہے۔ بلکہ وہ جب چاہے کسی قانون کو معطّل کر سکتا ہے۔ باقی جہاں تک ان سائنسی علوم سے حاصل شدہ معلومات اور ان سے اخذ کردہ نتائج کا تعلق ہے، ان میں اسلاً کوئی چیز غلط نہیں ہے۔ صرف اللہ کے تصور کو ان کے ساتھ شامل کر دینا بہت کافی ہو گا۔

البتّہ اصل پیچیدگی عمرانی یا معاشرتی علوم میں ہے۔ اس لئے کہ ان علوم میں اللہ کی معرفت اور اس کی ابدی ھدایت یعنی قرآن حکیم سے صرف نظر کرتے ہوئے انسان نے جو مختلف نظریات بنا لئے ہیں اور پھر ان کو بنیاد بناتے ہوئے وہ اپنی عملی زندگی کا جو ڈھانچہ بنا رہا ہے اس میں خدا سے دُوری کی وجہ سے بہت کجی آ چکی ہے۔ اس معاملے میں انسان بہت افراط و تفریط کا شکار ہو چکا ہے۔ چنانچہ یہ امر واقعہ ہے کہ ان علوم کو مسلمان بنانے کے لئے بڑی شدید محنت کی ضرورت ہے۔ یہ ایک ایسا ریاضت طلب کام ہے۔ جسے بجا طور پر 'HERCULIAN TASK) قرار دیا جا سکتا ہے[1]۔

---

[1] اس موضوع سے متعلق تفصیلات کے لئے ڈاکٹر صاحب کے کتابچے " اسلام کی نشاۃ ثانیہ، کرنے کا اصل کام " کا مطالعہ کیجئے۔

اس کام کے لئے کثیر تعداد میں ایسے باہمّت لوگوں کی ضرورت ہے جنہوں نے ایک طرف جدید علوم کے نظریات کا گہرا مطالعہ اس طور سے کیا ہو کہ ان کے نقطۂ نظر اور طرزِ استدلال کو بھرپور طور پر سمجھ لیا ہو اور دوسری جانب انہیں کتاب و سنّت کے نور سے بہرہ ور ہونے کا بھی پورا موقع ملا ہو۔ گویا اُن کی دونوں آنکھیں روشن ہوں۔ پھر اُن میں جو باصلاحیت لوگ ہوں گے۔ یعنی جن میں تخلیقی اور تحقیقی کام کرنے کی صلاحیت ہوگی۔ اُن کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ ان جدید علوم پر بھرپور تنقیدی کام کر سکیں یعنی ان کے گمراہ کن اور غلط اجزاء کو الگ کر دیں اور صحیح اجزاء کو چھانٹ کر الگ کر دیں۔ پھر اُن کے لئے یہ بھی ممکن ہوگا کہ وہ ان علوم کے ضمن میں کتاب اللہ اور سنّتِ رسول ؐ کی رہنمائی کو اس دور کی اعلیٰ علمی سطح پر پیش کر سکیں تاکہ بنی نوعِ انسانی افراط و تفریط سے بچ جائے۔ لیکن یہ اپنی جگہ نہایت محنت طلب کام ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ قرآن کالج دراصل ایسے ہی افراد کی تیاری کے لئے نرسری کا کام دے گا۔ جس میں ایف اے، ایف ایس سی اور آئی کام پاس طلبہ کو داخلہ دے کر تین سال میں بی اے کی باقاعدہ تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیم بھی دی جائے گی۔ (نصاب کی تفصیلات آئندہ صفحات میں مذکور ہیں)۔ اللہ کی رحمت اور تائید شاملِ حال رہی تو ان شاء اللہ انہی طلبہ میں سے ایسے باہمّت نوجوان نکل آئیں گے جو اس نوع کا علمی کام کر سکیں گے جس کی آج اُمتِ مسلمہ ہی نہیں پوری نوعِ انسانی کو شدید ضرورت ہے۔

مولانا محمد مالک کاندھلوی مدّظلہٗ کا خطاب

محترم ڈاکٹر صاحب کے اس تعارفی خطاب کے بعد مہمانِ خصوصی مولانا محمد مالک کاندھلوی مدظلہ العالی نے اپنے خطاب میں بڑے دل نشیں انداز میں قرآن کالج کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔ مولانا نے اس منصوبے کی بھرپور تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم ڈاکٹر صاحب کی کوششوں سے خدمتِ قرآن کے کام میں ایک نئے باب کا اضافہ ہو رہا ہے۔

مولانا نے سورۃ البقرۃ کی اس آیت مبارکہ کے حوالے سے، جس میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السّلام کی وہ دعا نقل ہوئی ہے کہ " اے ہمارے رب! بھیج ان میں (یعنی بنی اسماعیل میں) ایک رسول انہی میں سے جو تلاوت کرے اُن پر تیری آیات اور تعلیم دے انہیں کتاب و حکمت کی اور اُن کا تزکیہ کرے" اِس حقیقت کی جانب اشارہ فرمایا کہ اس آیۂ مبارکہ میں چونکہ نبی اکرم ؐ کی بعثت کی محض طلب اور دعا ہی نہیں بلکہ مقصدِ بعثت اور

طریقِ دعوت کی وضاحت بھی ہے لہٰذا قرآنی تعلیمات کا جو مرکز بھی قائم کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے درحقیقت مقاصدِ رسالت کی ترویج اور اشاعت ہی کا کام ہوتا ہے جو بلاشبہ ایک نہایت مبارک کام ہے۔

مولانا نے اپنے خطاب میں مسند امام احمد بن حنبلؒ میں مذکور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک ارشاد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ انسانی عقل میں اللہ تعالیٰ نے چار اوصاف پیدا فرمائے ہیں۔ عقل میں کسی چیز کی جانب لپکنے اور سبقت کرنے کا وصف بھی ہے اور کسی چیز سے بدکنے کی صلاحیّت بھی۔ اسی طرح اس میں کسی چیز کے لئے رغبت کا مادّہ بھی ہے اور کسی سے نفرت کا رحجان بھی۔ اور عقلِ انسانی چونکہ انسان کے لئے حاکم اور قوّت محرّکہ کا جذبہ رکھتی ہے لہٰذا اس کی سربراہی میں انسانی پیکر اپنے اعمال و افعال میں مصروف اور سرگرم رہتا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے لئے صحیح راستہ اور رُخ متعیّن کیا جائے اس لئے کہ عقل میں یہ صلاحیّت موجود نہیں ہے کہ وہ خیر و شر میں واضح امتیاز کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ عقل اپنے بل پر انسانی زندگی کے لئے صحیح رُخ اور جہت کا تعیّن نہیں کر سکتی۔ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کا قول ہے کہ انسانی عقل ایک بینا آنکھ کی مانند ہے۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ آنکھ کی بینائی اسی وقت کام کرتی ہے جب خارج میں روشنی موجود ہو۔ ایک تاریک کوٹھڑی میں جہاں روشنی کا گزر نہ ہو آنکھ کتنی بھی بینا ہو کام نہیں دے سکتی۔ کچھ یہی معاملہ عقل کا بھی ہے کہ اس کی صلاحیّت بھی اسی وقت مؤثر ہوتی ہے جب خارج میں نورِ ہدایت موجود ہو۔ اور خارج کے اس نورِ ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے وحی و رسالت کا سلسلہ فرمایا جس نے خیر اور شر کے فرق کو واضح کر دیا اور ہدایت و ضلالت کے امتیاز کو نمایاں کر دیا۔ اس نورِ ہدایت کو کام میں لاتے ہوئے اب عقلِ انسانی یہ تعیّن کر سکتی ہے کہ اُسے پیکرِ انسانی کو کن کن راستوں پر چلنا ہے اور کس رُخ پہ آگے بڑھنا ہے۔

مولانا نے اپنے خطاب کا اختتام ان الفاظ پر کیا کہ قرآنی علوم درحقیقت انسانی زندگی کے لئے دنیا اور آخرت کی سعادت کا ذریعہ ہیں۔ آخرت کی فلاح تو وحی الٰہی پر موقوف ہے ہی، دنیا میں بھی کوئی انسان فلاح، عافیّت اور عزّت کی زندگی وحیِ الٰہی کی روشنی کے علاوہ کسی اور ذریعے سے نہیں گزار سکتا۔ لہٰذا قرآن کالج کا قیام نہایت مبارک اقدام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور اس ادارے کو ایمان و ہدایت اور رُشد کا مرکز بنا دے۔

(آمین)

تفصیلات برائے نصاب و نظامِ تدریس

جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا جا چکا ہے۔ قرآن کالج میں ایف اے، ایف ایس سی پاس طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا پھر تین سال میں انہیں بی اے کے امتحان کی مناسب تیاری کے ساتھ ساتھ عربی زبان اور بنیادی دینی علوم کی تعلیم بھی دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں پیشِ نظر یہ ہے کہ ایک سال میں عربی قواعد (گرامر) کی بھرپور تعلیم دینے کے بعد دوسرے اور تیسرے سال کے دوران بی اے کی تیاری کے ساتھ ساتھ پورے قرآن مجید کا ترجمہ اور حدیث نبوی کا ایک مختصر انتخاب طلبہ کو پڑھا دیا جائے۔ تاکہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی بھی ایک ٹھوس بنیاد بن جائے ـــــ قرآن کالج کے نصاب اور نظامِ تدریس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:

بی اے کا سلیبس

جامعہ پنجاب کے بی اے کے نصاب میں درج ذیل دو مضامین لازمی ہیں

۱۔ انگریزی ـــ (i) پرچہ الف (نظم و نثر) ۱۰۰ نمبر

(ii) پرچہ ب (قواعد و مضمون نگاری) ۱۰۰ نمبر

۲۔ اسلامیات ۶۰ نمبر
مطالعہ پاکستان ۴۰ نمبر } کل ۱۰۰ نمبر

مذکورہ بالا مضامین کے علاوہ جامعہ پنجاب کے سلیبس میں درج شدہ مضامین کی ایک طویل فہرست میں سے کوئی سے دو مضامین منتخب کرنے ہوتے ہیں۔ لیکن قرآن کالج کے طالب علم کا انتخاب محدود ہوگا۔ ہر طالب علم کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ عربی کو بطور انتخابی مضمون (ELECTIVE SUBJECT) اختیار کرے جب کہ دوسرا انتخابی مضمون اسے درج ذیل مضامین میں سے منتخب کرنا ہوگا۔

۱۔ معاشیات (ECONOMICS)	۲۔ سیاسیات
۳۔ عمرانیات (SOCIALOGY)	۴۔ اسلامیات
۵ فلسفہ (PHILOSOPHY)	۶۔ تاریخ
۷۔ جرنلزم (JOURNALISM)	۸۔ فارسی

نصاب کے مطابق ہر انتخابی (ELECTIVE) مضمون دو دو پرچوں یعنی پرچہ الف اور پرچہ ب پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر پرچے کے سو (۱۰۰) نمبر ہوتے ہیں ۔

انتخابی مضامین کے علاوہ ہر طالب علم کو ایک اختیاری (OPTIONAL) مضمون بھی لینا ہوگا۔ اس کے لئے اسے مذکورہ بالا مضامین ہی میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ بشرطیکہ وہ مضمون اس نے انتخابی مضمون (ELECTIVE SUBJECT) کے طور پر منتخب نہ کیا ہو۔ یہ شرط جامعہ پنجاب کے نصاب کے مطابق ہے ۔ اختیاری مضمون کا صرف ایک پرچہ ہوگا اور اس کے بھی سَو نمبر ہوں گے ۔

قرآن کالج کے طلبہ کیلئے اضافی مضامین

جامعہ پنجاب کے مندرجہ بالا نصابی مضامین کے علاوہ قرآن کالج میں درج ذیل اضافی مضامین کی تعلیم بھی دی جائے گی:۔

۱۔ تجوید (یعنی ناظرہ قرآن پڑھنے کا صحیح انداز)

۲۔ عربی :۔ (i) قواعد (گرامر)

(ii) ' اِقْرَاْ ' (عربی بول چال)

۳۔ ترجمۂ قرآنِ مجید (مکمل مع مختصر تشریح)

۴۔ تعلیم حدیث

۵۔ قرآن مجید کے اُس 'منتخب نصاب' کی تشریح وتفسیر جو انجمن کے قیام کی بنیاد بنا.

دورانیہ

صبح آٹھ تا دوپہر ایک بجے کے تعلیمی عرصے میں پینتالیس ، پینتالیس منٹ کے چھ

دو پیرا نیے (PERIODS) ہوا کریں گے۔ عرصہ تین سال کے دوران مضامین کی تدریسی تقسیم حسبِ ذیل ہو گی۔

سالِ اوّل	سال دوم
۱۔ انگریزی لازمی (پرچہ ب)	۱۔ انگریزی لازمی (پرچہ الف، ب)
۲۔ عربی قواعد (اضافی)	۲۔ عربی انتخابی (پرچہ ب)
۳۔ تجوید	۳۔ انتخابی مضمون نمبر ۲ (پرچہ ب)
۴۔ عربی بول چال (اقرأ)	۴۔ ترجمۂ قرآن (اضافی)
۵۔ منتخب نصاب	۵۔ تعلیمِ حدیث (")

سالِ سوم

۱۔ انگریزی لازمی (پرچہ الف)
۲۔ اسلامیات و مطالعۂ پاکستان (لازمی)
۳۔ عربی انتخابی (پرچہ الف)
۴۔ انتخابی مضمون نمبر ۲ (پرچہ الف)
۵۔ اختیاری مضمون
۶۔ ترجمہ قرآن / حدیث (اضافی)

- سالِ اوّل میں عربی قواعد کی تدریس دو پیریڈز پر محیط ہو گی، اسی طرح سال دوم میں ترجمۂ قرآن کی تدریس بھی دو دورانیوں (PERIODS) پر محیط ہو گی۔
- لازمی، انتخابی اور اختیاری مضامین کا نصاب جامعہ پنجاب کے نصاب (سلیبس) کے مطابق ہو گا۔ جبکہ اضافی مضامین کا نصاب حسبِ ذیل ہو گا۔

(۱) عربی قواعد (گرامر) قواعدِ عربی کی بھرپور تحصیل کے لئے " عربی کا معلم" (حصّہ اوّل تا چہارم) کی تعلیم دی جائے گی۔ تاکہ قواعد پر عبور حاصل کرنے کے بعد مطالعۂ قرآن و حدیث میں سہولت پیدا ہو سکے۔

(۲) عربی بول چال اس سلسلے میں قرآن کالج کے نصاب میں " اِقْرَأْ " نامی کتاب کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کے مطالعے سے عربی بول چال کی مشق بھی ہوگی اور ساتھ ساتھ قواعدِ عربی کا اجرا بھی ہوگا جس سے قواعد کو پختہ کرنے میں مدد ملے گی۔

(۳) تجوید ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اتنی تجوید ضرور پڑھے کہ جس کی مدد سے وہ قرآن حکیم کو صحیح طور پر پڑھ سکے۔ اور اس پہلو سے ہمارا معاشرہ جس انحطاط سے دوچار ہے اس سے ہم سب بخوبی واقف ہیں۔ اسی "زوالِ علم" کے پیشِ نظر تجوید کو قرآن کالج کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ چنانچہ تجوید کے اصولوں اور مخارجِ حروف کی صحیح پہچان کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے آخری پارے کی چھوٹی سورتیں طلبہ کو حفظ بھی کرائی جائیں گی اور چند پارے ناظرہ بھی بطور مشق پڑھائے جائیں گے تاکہ طلبہ میں صحیح طریقے سے قرآن مجید پڑھنے کی استعداد پیدا ہوسکے۔

(۴) منتخب نصاب انجمن کے صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے آج سے بیس سال قبل جب درسِ قرآن کے ذریعے دعوت رجوع الی القرآن کا کام شروع کیا تھا تو اس تحریک کا آغاز قرآن مجید کے بعض منتخب مقامات کے دروس سے کیا تھا۔ پیشِ نظر یہ تھا کہ قرآن مجید سے ایسے مقامات کا انتخاب کیا جائے کہ ان کے مطالعے سے دین کا ایک جامع تصور بھی مسلمانوں کے سامنے آجائے اور یہ بات بھی وضاحت سے معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں پر دین کی جانب سے کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کے بعض مقامات کا انتخاب کیا گیا اور انہیں ایک خاص ترتیب دے کر ایک نصاب مرتب کیا گیا۔ اس نصاب کی افادیت کو خواص و عوام سب نے محسوس کیا اور یہ واقعہ ہے کہ اس نصاب کو مرکزی انجمن خدام القرآن کی تاسیس میں بنیادی حیثیت حاصل ہے ـــــ مشہور ٹی وی پروگرام "الھدیٰ" میں ڈاکٹر صاحب نے اسی منتخب نصاب کا سلسلہ وار بیان شروع کیا تھا جو بوجوہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکا تھا۔

قرآن کالج کے نصاب میں قرآن حکیم کے اس منتخب نصاب کو ایک اہم مضمون کے طور پر شامل کیا گیا ہے تاکہ فکری سطح پر طلبہ کا براہِ راست تعلق قرآن حکیم کے ساتھ پیدا ہو سکے۔ اس کے دروس طلبہ کو بذریعہ کیسٹ سنوائے جائیں گے اور ان کی سہولت کے لئے ایک معلم بھی کلاس میں موجود ہوں گے۔ تاکہ درس سے متعلق طلبہ کے سوالات کے جوابات بھی ساتھ کے ساتھ دے دیے جائیں۔

(۵) **ترجمۂ قرآن** سالِ اوّل میں قواعدِ عربی سے واقفیت کے بعد طلبہ ترجمۂ قرآن میں سہولت محسوس کریں گے اور پورے قرآن مجید کے ترجمے کے ذریعے طلبہ قرآن کے متن اور موضوعات سے براہِ راست متعارف ہو سکیں گے۔ اور بلاشبہ یہ ایک بہت بڑی کاوش ہو گی اور اسے قرآن کالج کا امتیاز قرار دیا جا سکتا ہے۔

(۶) **تعلیم حدیث** ترجمۂ قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کی ابتدائی تعلیم کو بھی اضافی طور پر قرآن کالج کے نصاب میں شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ دین کے دونوں بنیادی مآخذ یعنی قرآن و حدیث سے متعارف ہو سکیں۔ اس ضمن میں فنِ حدیث کی بنیادی اصطلاحات کی تعلیم کے ساتھ ساتھ "ریاض الصالحین" کا مطالعہ بھی کرایا جائے گا تاکہ مذکورہ مقصد کے حصول کے ساتھ ساتھ طلبہ کے اخلاق و کردار کی اصلاح بھی ہو سکے۔

قرآن کالج ——— ایک نظر میں

قرآن کالج کُلیتہً مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیرِ انتظام ہوگا۔ اور انجمن مذکور چونکہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ لہٰذا قرآن کالج کے پنجاب یونیورسٹی سے الحاق کا کوئی امکان نہیں ہے۔ چنانچہ کالج کے طلبہ کا یونیورسٹی میں پرائیویٹ طلبہ کے طور پر رجسٹریشن کرایا جائے گا اور وہ یونیورسٹی کے امتحان میں اسی حیثیت سے شریک ہوں گے۔

واضح رہے کہ اگرچہ یہ کالج اصلاً صرف لڑکوں (BOYS) کے لئے ہے۔ تاہم انجمن کے پروگرام میں یہ شامل ہے کہ طالبات کے لئے بھی اسی نوع کا تعلیمی ادارہ قائم کیا جائے۔

طلبہ کا مُستقبل

قرآن کالج کے فارغ التحصیل طلبہ کیلئے مستقبل میں وہ تمام امکانات کھلے (OPEN) ہوں گے جو کسی بھی گریجویٹ کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً اپنے ذاتی کاروبار کے علاوہ وہ اپنے لئے درج ذیل میں سے کسی بھی میدان (FIELD) کا انتخاب کر سکتے ہیں:

۱ ۔ ایم اے کر کے یا اس کے بعد پی ایچ ڈی کر کے کالج یا یونیورسٹی کی لیکچرر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔

۲ ۔ قانون کی ڈگری لے کر قانون سے متعلقہ شعبوں میں ملازمت اختیار کر سکتے ہیں۔

۳ ۔ مقابلے کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے اعلیٰ ملازمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

۴ ۔ بی ایڈ کر کے سیکنڈری سکولوں میں بطور استاد ملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔

فارغ التحصیل طلبہ سے تعاون

فارغ التحصیل طلبہ سے ان شاء اللہ کالج لاتعلقی اختیار نہیں کرے گا۔ بلکہ انجمن کے وسائل اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو صورت ممکن ہوگی اُسے طلبہ کے مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے بروئے کار لایا

جائے گا۔ فی الوقت درج ذیل اقدامات ہمارے پروگرام میں شامل ہیں جن پر عمل درآمد کی انشاءاللہ بھرپور کوشش کی جائے گی۔

۱۔ صنعتی اور تجارتی خودمختار اداروں اور نیم سرکاری اداروں کو کالج کے تعلیمی اور تربیتی معیار سے مطلع کر کے انہیں ترغیب دی جائے گی کہ وہ ملازمت کے معاملے میں کالج کے طلبہ کو ترجیح دیں۔

۲۔ کالج کے تین سالہ قیام کے دوران اچھی کارکردگی دکھانے والے مستحق طلبہ کو اُن کے آئندہ تعلیمی پروگرام کے سلسلہ میں تعاون فراہم کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

قواعد وضوابط

۱۔ تعلیمی سال کا آغاز ۱۰ شوال سے ہوگا اور اختتام ۲۵ شعبان کو ہوا کرے گا۔

۲۔ کالج کی سالانہ تعطیلات ۲۶ شعبان تا ۵ شوال، برائے رمضان و عیدالفطر ہوا کریں گی۔

۳۔ جمعہ کے دن ہفتہ وار تعطیل کے علاوہ پورے تعلیمی سال میں صرف عرفہ اور عیدالاضحیٰ کے لئے ۸ تا ۱۲ ذوالحجہ تعطیل ہوا کرے گی۔

۴۔ تدریس کے اوقات صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ہوں گے جن میں موسم کے مطابق کسی قدر ردّوبدل کیا جاسکے گا۔

۵۔ قوم کی مجموعی اخلاقی حالت اور پابندی و تسلسل سے کام کرنے کی عادت کے فقدان کے پیش نظر تاخیر سے آنے اور اسباق سے غیر حاضری پر جرمانے عائد کئے جائیں گے اور ہر سبق (پیریڈ) میں حاضری لی جائے گی۔

۶۔ دیر سے آنے کا جرمانہ ایک روپیہ اور کسی سبق سے غیر حاضری پر دو روپے جرمانہ ہوگا۔ پورے دن کی بغیر اجازت غیر حاضری پر ۱۰ روپے جرمانہ کیا جائے گا۔ جرمانے کی رقم ماہانہ وصول کی جائے گی۔ (دارالمقامہ میں مقیم طلبہ کی رات کے وقت ہاسٹل سے بلا اجازت غیر حاضری کا جرمانہ اس کے علاوہ ہوگا)

۷ ۔ واقعی علالت یا شدید مجبوری کی صورت میں غیر حاضری کی بلا جرمانہ اجازت دی جا سکے گی. بشرطیکہ :۔

(الف) والدین یا سرپرست کی تحریری درخواست پر اور ہاسٹل میں مقیم طلبہ کی اپنی درخواست پر انجمن کے ناظم اعلیٰ سے پیشگی اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔

(ب) پیشگی اجازت حاصل کرنا اگر واقعتہً ممکن نہ ہو تو والدین یا سرپرست کی تحریری درخواست پر بعد میں ناظمِ اعلیٰ سے منظوری حاصل کر لی گئی ہو۔

۸ ۔ اگر انجمن نے محسوس کیا کہ کوئی طالب علم :

(الف) کلاس کے ساتھ چل نہیں پا رہا یا

(ب) اس میں مناسب استعداد موجود نہیں ہے یا

(ج) وہ محض وقت گزاری کے لئے کلاس میں شامل ہوا ہے یا

(د) وہ نظم و ضبط کی پابندی نہیں کر رہا یا

(ہ) اس کا کردار اور چال چلن غیر مناسب اور انجمن کے حق میں نقصان دہ ہے تو مناسب انتباہ کے بعد ایسے طالب علم کا کالج سے اخراج عمل میں آجائے گا۔ ایسی صورت میں اس کا زرِ ضمانت اور ادا شدہ فیس بحقِ انجمن ضبط ہو جائے گی۔ اس ضمن میں انجمن کے صدر کا فیصلہ قطعی اور حتمی ہوگا اور اس کے خلاف کہیں اپیل نہیں کی جا سکے گی۔

۹ ۔ جو طلبہ انجمن کے دارالمقامہ (ہاسٹل) میں اقامت گزیں اور اس کے دارالطعام سے مستفید ہونا چاہیں گے انہیں ہر دو کے قواعد و ضوابط کی پوری پابندی کرنی ہوگی۔ نظم کے اعتبار سے دارالمقامہ اور دارالطعام دونوں انجمن کے ناظم اعلیٰ کے زیرِ انتظام ہوں گے۔

۱۰ ۔ قرآن کالج، دارالمقامہ اور دارالطعام کے قواعد و ضوابط میں پیشگی اطلاع کے بغیر ترمیم اور تبدیلی کا پورا حق انجمن کے ناظم اعلیٰ کو حاصل ہوگا۔

۱۱ ۔ دارالمقامہ میں مقیم طلبہ کے لیے پنجگانہ باجماعت نماز کی پابندی ضروری ہوگی۔

امتحانات اور ترقّی

- قرآن کالج میں سالانہ اور ششماھی امتحانات کے علاوہ ماہانہ ٹیسٹ بھی ہوں گے
- کسی امتحان یا ٹسٹ کے کسی پرچے میں غیر حاضری کی صورت میں اگرچہ طالب علم کے رزلٹ شیٹ میں اسے 'غیر حاضر' شمار کیا جائے گا لیکن مجموعی حاصل کردہ نمبروں کا اوسط نکالتے وقت غیر حاضری کو 'صفر نمبر' تصوّر کیا جائے گا۔ جس سے اس کا مجموعہ نتیجہ اثرانداز ہوگا۔
- دونوں بڑے امتحانات اور تمام ماہانہ ٹیسٹوں میں ہر طالب علم کے لئے مجموعی طور پر ۵۰ فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ بصورتِ دیگر طالب علم کو اگلی کلاس میں ترقی نہیں دی جائے گی۔

داخلہ

- مناسب تشہیر کے ذریعے داخلہ کا نوٹس ان شاءاللہ جمادی الاُخریٰ کے آخری عشرے میں دے دیا جائے گا۔
- داخلے کی درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ رجب ہوگی۔
- داخلے کے لئے انٹرویو یا ٹسٹ شعبان کے دوسرے عشرے میں ہوں گے
- داخلہ منظور ہونے کی صورت میں کالج کے واجبات ادا کرنے کی آخری تاریخ ۲۵ شعبان ہوگی۔
- اوائل شوّال سے کلاسوں کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔ دارالمقامہ میں اقامت حاصل کرنے والے طلبہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کلاسوں کے باضابطہ اجراء سے قبل دارالمقامہ پہنچ جائیں۔

فیس

- داخلہ کے وقت طلبہ کو درج ذیل فیس یکمشت جمع کرانی ہوگی جس کی آخری تاریخ ۲۵ شعبان ہوگی۔

(ا) زرِضمانت (قابلِ واپسی) ۱۰۰/- روپے
(ب) داخلہ فیس (تین سال میں ایک مرتبہ) ۱۰۰/- روپے
(ج) تعلیمی فیس (شوال تا ربیع الاوّل) چھ ماہ ۶۰۰/- روپے

کل رقم ۸۰۰/- روپے

- دیگر چھ ماہ یعنی ربیع الثانی تا رمضان المبارک کی تعلیمی فیس مبلغ چھ صد روپے جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۵ ربیع الثانی ہوگی۔

فیس میں رعایت

- محدود تعداد میں طلبہ کے لئے فیس میں رعایت کا امکان ہوگا جس کی درجِ ذیل صورتیں ہوں گی:

(الف) فیس بالاقساط وصول کی جاسکتی ہے۔ یعنی ۸۰۰/- روپے کی رقم متعدد قسطوں میں ادا کی جائے۔

(ب) تعلیمی فیس میں نصف کی رعایت دے کر ۵۰ روپے ماہوار کے حساب سے وصول کی جاسکتی ہے۔

(ج) تعلیمی فیس کلیتہً معاف کی جاسکتی ہے۔ (طالب علم کے معاشی حالات کے پیشِ نظر)

- فیس میں کسی قسم کی رعایت کا فیصلہ طلبہ کی گذشتہ تعلیمی کارکردگی اور اس کے والد/سرپرست کی معاشی حالت کی مشترکہ بنیاد پر ہوگا۔ رعایت دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرنے کے مجاز انجمن کے ناظمِ اعلیٰ ہوں گے۔

ذہین طلبہ کے لئے وظائف کا امکان

جو طلبہ انٹر کے نتائج کی بنیاد پر کسی وظیفے کا استحقاق رکھتے ہوں لیکن قرآن کالج میں داخلہ کی وجہ سے اس سے محرومی کا اندیشہ ہو یا دیگر غیر معمولی ذہانت وصلاحیت کے حامل طلبہ کی جانب سے درخواست موصول ہونے پر انجمن اُن کے لئے مناسب وظائف کے معاملے پر ہمدردی

کے ساتھ غور کرے گی۔ واضح رہے کہ یہ وظائف ٹسٹ کے امتحان کے نتائج کو مدنظر رکھ کر دیئے جائیں گے۔

- مزید براں ایسے ذہین اور باصلاحیت طالب علم جس کے لئے گھر یلو مالی حالات کے پیش نظر میٹرک یا ایف ایس سی کے بعد تعلیم کو جاری رکھنا ممکن نہ ہو تو انجمن ان کو بھی وظائف دینے پر غور کر سکتی ہے۔

دارالمقامہ (ہاسٹل)

- انجمن کے دارالمقامہ (ہاسٹل) میں محدود تعداد میں طلبہ کی رہائش اور خوراک کا انتظام ممکن ہوگا۔
- اگر دارالمقامہ میں رہائش کے خواہشمند طلبہ کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہوگی تو ان کے درمیان ترجیحی فیصلہ ان کی گذشتہ تعلیمی کارکردگی یا داخلہ ٹسٹ / انٹرویو کی بنیاد پر ہوگا۔
- دارالمقامہ میں فی الوقت رہائش (جس میں گیس، پانی اور بجلی وغیرہ کے اخراجات شامل ہوں گے) کا مجموعی کرایہ -/۱۰۰ روپے ماہوار اور خوراک کا خرچ -/۱۵۰ روپے ماہوار ہے۔ یعنی کل خرچ -/۲۵۰ روپے ماہوار ہے۔

غیر نصابی سرگرمیاں

مناسب وقفوں سے کالج میں مضمون نویسی اور تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا جائے گا اور اچھی کارکردگی پر انعامات دیئے جائیں گے۔

ہاسٹل کے طلبہ کے لئے صبح کی ورزش ضروری ہوگی۔

ہوم ورک کی سہولت

مغرب اور عشاء کے درمیان کالج میں طلبہ کو ایک کلاس روم بمع ایک استاد مہیا کیا جائے گا تاکہ طلبہ وہاں سکون اور دلجمعی کے ساتھ اپنا ہوم ورک مکمل کر سکیں اور بوقت ضرورت استاد سے رہنمائی بھی حاصل کر سکیں۔